

## سلسلہ کے درجات

اصلاحی سلسلہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے

### درجہ اول

سلسلہ میں داخل ہونے والے احباب کو مندرجہ ذیل معمولات کا پابند کیا جاتا ہے۔

(الف) مطالعہ کتب:

☆ تعلیم الاسلام مفتی کفایت اللہ صاحب کا چار پانچ مرتبہ مطالعہ تاکہ مسائل ذہن نشین ہو جائیں۔ جہاں سمجھ نہ آئے خود فیصلہ کرنے کے بجائے علماء سے پوچھنا، استعداد اچھی ہو تو اپنے گھر یا مسجد میں چند ساتھیوں کے ساتھ مل کر اس کو سبقاً سبقاً پڑھنا۔

☆ اُم الامراض، اکابر کا سلوک و احسان اور فیض شیخ از حضرت مولانا زکریا صاحب

☆ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے مواعظ بنام تسہیل المواعظ

☆ اصلاحی نصاب (جو دس رسالوں کا مجموعہ ہے) از حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

(ب) حقوق العباد و صفائی معاملات:

کسی کا مال، زمین یا کوئی اور حق دبا یا ہو، فوراً ادا کرنا۔ بجلی کا میٹر بند ہو تو اس کو کھولنا اور پچھلا حساب کتاب کر کے پیسے ادا کرنا۔ حکومت کے ٹیکس جو جائز ہوں اور حکومت کے ایسے ادارے جن پر حکومت کا خرچ ہے ان سے فائدہ حاصل کرنے کی صورت میں ان کا معاوضہ ادا کرنا۔ میراث وغیرہ کی فوری تقسیم کر کے ہر کسی کو اس کا حصہ ادا کرنا۔ مشترکہ خاندان میں رہائش کی شکل میں اپنا اور اپنی بیوی بچوں کا پورا خرچ ادا کرنا نیز پردے کے احکام کی پابندی کرنا۔ جس شعبہ میں ملازمت کر رہا ہو اس کی ڈیوٹی پوری کوشش سے ادا کرنا۔ بیوی اور خاندان کے درمیان حقوق کی ادائیگی میں توازن رکھنا، نہ بیوی کیلئے ماں باپ کے حقوق ضائع کرے اور نہ ماں باپ اور خاندان کی باتوں میں آ کر بیوی پر ظلم کرے۔ اپنے محرم رشتہ داروں اور خاندان کے لوگوں کی خیر خبر رکھنا اور ان سے پہلو تہی نہ کرنا۔

(ج) حقوق اللہ:

نماز، روزہ وغیرہ جو پہلے قضا ہو چکے ہیں، ان کی ادائیگی فوراً شروع کرنا۔ زکوٰۃ کا حساب کر کے ادا کرنا۔ عشر وغیرہ کی اسی طرح ادائیگی کرنا۔ حج فرض ہے اور ابھی تک نہیں کیا تو فوراً اس کا بندوبست کرنا۔ نماز باجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ پڑھنا۔ اسکے ساتھ تین تسبیحات استغفار، درود شریف، تیسرا کلمہ سو سو بار صبح اور شام پڑھنا۔ تلاوت کلام پاک آدھا پارہ یا اس سے جتنی زیادہ ہو سکے۔ مختصر ضربوں والا ذکر جہری یعنی سو بار لا الہ الا اللہ، سو بار الا اللہ اور سو بار اللہ، اس معمول کی چھ مہینے کم از کم پابندی کر کے اگلے درجے کے بارے میں معلومات کی جاسکتی ہیں۔

جن حضرات کے ذمے قضا نمازیں نہیں ہیں وہ اشراق، چاشت، اوابین، تہجد، تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو کی پابندی کی کوشش کریں۔ تہجد کے لئے آخر شب کو نہ اٹھ سکیں تو سونے سے پہلے ہی اٹھ رکعت یا کم از کم چار رکعت پڑھ لیا کریں۔

### درجہ دوم

(الف) مطالعہ کتب:

بہشتی زیور، اسوۃ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ڈاکٹر عبدالحی صاحب)۔ سلوک سلیمانی (حضرت مولانا محمد اشرف خان صاحب)،

ملفوظات حکیم الامت (حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ)۔

(ب) بارہ تسیبجات:

صبح کی نماز سے پہلے یا بعد یا کسی ایسے وقت میں جب کھانا کھانے کے ڈھائی گھنٹے گزر چکے ہوں اور پانی پینے پر آدھا گھنٹہ گزر چکا ہو، کمر بالکل سیدھی کر کے دو سو بار لا اِلهَ اِلَّا اللهُ ذرا جھٹکے اور ضرب کے ساتھ جس سے بدن کو تھوڑی سی حرکت ہو جائے۔ چار سو بار اِلَّا اللهُ مندرجہ بالا طریقے سے، چھ سو بار اِلَّا اللهُ اللهُ کہ پہلے اللہ پر پیش مجہول اور دوسرے پر وقف، سو بار صرف اللهُ وقف کے ساتھ۔ جو لوگ دل کی بیماریوں کیلئے یا دماغی امراض (Psychaitric Diseases) کیلئے علاج لے رہے ہوں ان کو بارہ تسیبجات کی اجازت نہیں دی جاتی۔ اسی طرح جو افراد معدے کے زخم (Peptic-Ulcer) کے مریض ہوں ان کو بھی بارہ تسیبجات کی اجازت نہیں ہوتی۔ کیونکہ جسمانی تکلیف زیادہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ بارہ تسیبجات والوں کے لئے اپنے بدلتے ہوئے حالات کی اطلاع اور پیش آمدہ حالات کے بارے میں بار بار مشورہ ضروری ہوتا ہے۔

☆ مناجات مقبول ایک منزل روزانہ

اس ترتیب پر چلنے کے بعد سالک میں ایک فہم پیدا ہوتا ہے اور اپنے باطنی عیوب نظر آنے لگتے ہیں۔ ایسا ہو جائے تو اپنے روزمرہ کے خیالات، احساسات، نیت اور اعمال کے دوران جو جو عیب نظر آنے لگیں، ان کے بارے میں اطلاع دے کر ان کی اصلاح کی ترتیب پوچھنی ہوتی ہے۔ ایک وقت میں ایک عیب ور ذیلہ ہی لکھنا ہوتا ہے اور اس کی اصلاح کی مشق شروع کرنی ہوتی ہے۔

اشراق، چاشت، اوّابین، تہجد، تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضوء کی پابندی کرنا۔ جنازوں میں شمولیت، مریض کی عیادت وغیرہ کا خیال رکھنا۔ خدمتِ خلق کے مواقع کو ہاتھ سے جانے نہ دینا۔ اپنی ڈیوٹی اور فرائض منصبی کو اللہ تعالیٰ کے دھیان کے ساتھ عبادت اور خدمت کی نیت سے ادا کرنا اور اس پر ثواب کی امید رکھنا۔

## درجۃ سوم

درجہ سوم میں ذکر اسم ذات جو حسب استعداد آہستہ آہستہ زیادہ کر کے چھ ہزار اور اس سے زیادہ سالک کے شوق اور برداشت کو

دیکھتے ہوئے۔

مراقبات:

اللہ تعالیٰ کا حاضر و ناظر ہونا، ساتھ ہونا، مراقبہ موت وغیرہ۔

مطالعہ کتب:

تربیۃ السالک تین جلد از حضرت حکیم الامت تھانویؒ۔ انفاس عیسیٰ، الکشف، بصائر حکیم الامت اور بوادر التوادر، احیاء العلوم از امام

غزالیؒ۔

سالک کو جلد فائدہ اور فیض تب نصیب ہوتا ہے جب وہ لایعنی تعلقات جن کا دین و دنیا کا کوئی فائدہ نہیں منقطع کرے۔ ضروری تعلقات کو بدرجہ ضرورت رکھے اس سے آگے نہ بڑھائے۔ فحش مجالس اور مواقع سے بالکل قطع تعلق کرے۔ کثرت کلام سے دل برباد ہو جاتا ہے، اس لیے غیر ضروری کلام سے پرہیز کرے۔ اہل حق کے سارے سلاسل کی تائید کرنا۔ اہل حق کی تنظیمیں جو دین کے مختلف شعبوں کو سنبھالے

ضروری سمجھے۔ اہل حق کے مدارس کا خاص لحاظ رکھنا کہ یہ دین کے قلعے ہیں۔ علماء و طلباء سے محبت رکھنا۔

اس نظام کو اپنے گھر میں رہتے ہوئے اپنے کام کرتے ہوئے حسبِ توفیق روزانہ، ہفتہ وار، ماہوار اور سالانہ مجالس میں حاضری رکھتے ہوئے پورا کیا جاتا ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ اپنی استعداد، نیت اور مجاہدہ کے بقدر جلد یا بدیر ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بیعت ہو کر مسلسل مہینہ ڈیڑھ مہینہ قیام کر کے ان اعمال پر جلد پکا ہونا چاہے تو اس کا بندوبست بھی کیا جاتا ہے۔ اس بحث کے بعد اب مقصد کو حاصل کرنے کیلئے کمر باندھنی چاہئے اور کسی نہ کسی جگہ اپنی اصلاح کیلئے وابستگی اختیار کرنی چاہئے۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم

تا غلامِ شمسِ تبریزی نہ شد

ترجمہ: ”مولانا روم ہرگز مولوی نہ بن سکا جب تک شاہ شمس تبریز کا غلام نہ ہوا۔“

سلوک کے راستے پر چلنے والوں کو مندرجہ ذیل باتیں مد نظر رکھنی چاہئیں۔

☆ خود سے بننے بگڑنے کا فیصلہ نہیں کرنا چاہئے کہ میں بن رہا ہوں یا بگڑ رہا ہوں۔ اپنے احوال کی اطلاع مربی و شیخ کو کرتا رہے۔ جو لوگ اپنی ترقی کا خود فیصلہ کرتے ہیں اور کچھ گریہ، رقت، رویائے صالحہ وغیرہ اضافی چیزوں کے حاصل ہونے کو مقصد جانتے ہیں ان کے بارے میں بندہ کا تجربہ ہے کہ بہت پریشان رہتے ہیں۔ بعض کو سخت قبض (Depression) کی کیفیت طاری ہوتی ہے، جو دنیا و آخرت کے کاموں میں بڑی رکاوٹ بن جاتی ہے۔ بعض کو توہمات (Hallucinations, Delusions, Illusions) شروع ہو جاتی ہیں اور نون کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اس کو ترقی سمجھا جاتا ہے، جو باقاعدہ نفسیاتی بیماری (Psychiatric Disease) تک بڑھ سکتی ہیں اور بروقت طبی یا ڈاکٹری علاج نہ ہونے سے شخصیت خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

☆ بعض کو ضربوں کی بے قاعدگی سے اختلاج قلب وغیرہ (Heart Disease) میں مبتلا ہوتے دیکھا، جسے سالک باطنی اثرات سمجھتا رہا اور تجربہ نہ ہونے سے آدمی مریض بن گیا۔ اپنے آپ کو مربی کے ہاتھ میں مردہ بدست زندہ سمجھنا چاہئے۔ بس بندہ کے بارے میں مربی و شیخ جو فیصلہ کرے وہی اصل ہے۔ اس راہ میں ساری عمر آدمی کو اپنی ذات تباہ حال ہی نظر آتی ہے۔

بخاری شریف میں ابو ملیکہؓ سے تعلیقاً روایت ہے کہ میں بیس صحابہ سے ملا ہوں جو بدر میں شریک تھے، سب کے سب اپنے بارے میں

منافق ہونے کا اندیشہ رکھتے تھے اور اپنے دین کے متغیر ہونے سے بے اندیشہ نہ تھے۔ (التلخیص صفحہ ۴۳۵)

☆ اپنا ٹوٹا پھوٹا اور بد حال ہونے کا تصور ہی کامیابی کی کنجی ہے۔ ذرا سا ذکر میں مزہ آنے سے یا اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر رو دینے سے یا سچے خواب نظر آنے سے یا دنیا میں ہونے والے حالات کے بارے میں صحیح پیش گوئی حاصل ہونے سے اپنے آپ کو کامل سمجھ لینا بہت ہی محرومی کی بات ہے۔